روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۸

و ذُرِیً. ھذا بیان بعض العلماء ، وأما صاحب "الإنسان الکامل"
یہ تو بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے
عبدُالکریم الذی ھو من المتصوفین، فبلّغ الأمرَ إلی النھایة، وقال إن
جو متصوفین میں سے ہے اس بارے میں حد ہی کر دی اور کہا کہ تثلیث
التثلیث بمعنی حق ولا حرج فیه، وإن عیسٰی کذا و کذا، بل أشار إلی أنه
ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں اور عیسیٰ ایسا ہے اور ایسا ہے بلکہ اس طرف اشارہ کر دیا کہ
لیس بمخلوق. ومنھم من اعتدی فی کذبه وقال بسم اللّٰہ الآب والابن
وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے نہیں ہے اور بعض آدمی جھوٹ بولنے میں بہت بڑھ گئے اور یہ لکھا کہ بسم اللہ الاب والابن و
وروح القدس. کذلک أیّدوا الفِرْیة ونصروھا. وکان الکذب فی أول
روح القدس اسی طرح انہوں نے جھوٹ کی تائید کی اور جھوٹ کو مدد دی اور جھوٹ پہلے پہلے تو
الأمر قلیلًا، ثمّ من جاء بعد کاذبٍ ألحقَ بکذبه کذبا آخر، حتی ارتفعت ﴿۵۰﴾
تھوڑا تھا پھر جو شخص ایک جھوٹے کے بعد آیا اُس نے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹ پر زیادہ کیا یہاں تک کہ جھوٹ کی
عمارة الکذب، وجُعل ابنُ عجوزةٍ ابنَ اللّٰه، وبعد ذلک جُعل إلٰهَ العالمین،
عمارت بہت اونچی ہو گئی اور ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پھر خدا کر کے مانا گیا خبردار رہو کہ
ألا لعنة اللّٰه علی الکاذبین. إنْ عیسی إلّا نبی اللّٰه کأنبیاء آخرین، وإنْ ھو إلا
جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ
خادم شریعة النبی المعصوم الذی حرّم اللّٰه علیه المراضع حتی أقبلَ علی
اُس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جس پر تمام دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں یہاں تک کہ
ثدی أُمّه، وکلّمه ربُّه علی طور سینین وجعله من المحبوبین. ھذا ھو موسٰی ☆
اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اس کا خدا کوہ سینا میں اُس سے ہمکلام ہوا اور اس کو پیارا بنایا یہ وہی موسیٰ ؑ

☆ (الفائدة) کلّم اللّٰه موسٰی علی جبل و کلم الشیطٰن عیسٰی علٰی جبل فانظر الفرق بینھما ان کنت من الناظرین . منه
خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہمکلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسیٰ سے ہمکلام ہوا سو اس دونوں قسم کے مکالمہ میں غور کر اگر غور کرنے کا مادہ ہے ۱۲

فتَـى اللّٰه الذی أشار اللّٰه فی كتابه إلٰی حياته، وفرض علينا أن نؤمن بأنه
مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہوگیا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں
حیٌّ فی السماء ولم يمت وليس من الميتين.
کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مُردوں میں سے نہیں۔

و أما نـزول عيسٰی من السّماء فقد أثبتنا بطلانه فی كتابنا الحمامة،
مگر یہ بات کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے سو ہم نے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ
وخلاصته أنّا لا نجد فی القرآن شيئا فی هذا الباب من غير خبر وفاته الذی
میں بخوبی ثابت کر دیا ہے اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ہم قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسیٰؑ کے اور کچھ ذکر نہیں پاتے اور
نـجـدهـا فـی مقامات كثيرة من الفرقان الحميد. نعَمْ جاء لفظ النـزول فی
وفات کا ذکر نہ ایک جگہ بلکہ کئی مقامات میں پاتے ہیں۔ ہاں بعض احادیث میں نزول کا
بعض الأحاديث، ولكنه لفظ قد كثر استعماله فی لسان العرب على نـزول
لفظ آیا ہے لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ زبان عرب میں اکثر استعمال اس کے
الـمسـافـريـن إذا نــزلـوا مـن بـلـدة ببلدة أو من مُلک بملک متغربين.
مسافروں کے حق میں ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں وارد ہوں اور یا ایک ملک سے دوسرے
والنـزيل هو المسافر كما لا يخفى على العالمين.
ملک میں سفر کر کے آویں اور نزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہیں جیسا کہ جاننے والوں پر پوشیدہ نہیں۔

و أمّـا لـفـظ التـوفـی الـذی يـوجـد فی القرآن فی حق المسيح
مگر توفّی کا لفظ جو قرآن میں حضرت مسیح اور دوسروں کے حق میں پایا جاتا ہے سو اس میں بغیر معنے مارنے کے
وغيـره من بنی آدم فلا سبيل فيه إلى تأويل أخرى بغير الإماتة، وأخذنا
اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی اور یہ معنے مارنے کے ہم نے
﴿۵۱﴾ مـعـنـاه مـن النبی ومن أجلّ الصحابة لَا مِن عـنـد أنـفسنا. وأنت تعلم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کے بزرگ صحابہ سے لئے ہیں یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گھڑے ہیں اور تُو جانتا ہے کہ

أن الإماتة أمر ثابت دائم داخل فی سنن اللّٰہ القدیمة، وما من رسول إلا
مارنا ایک امر ثابت دائم الوقوع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے اور کوئی نبی ایسا نہیں جو
تُوُفّی وقد خلتْ من قبل عیسی الرسلُ. فإذا تعارض لفظ التوفی ولفظ
فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول
النزول. فإن سلّمنا وفرضنا صحة الحدیث فلا بد لنا أن نؤوّل لفظ
اور لفظ توفی میں معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لیں تا ہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ
النزول، فإنه لیس بموضوع لنزول رجل من السماء، بل وُضع
نزول کے لفظ کی تاویل کریں کیونکہ وہ دراصل آسمان سے اترنے کے معنوں کے لئے موضوع نہیں ہے بلکہ وہ تو
لنزول مسافر من أرض بأرض، فما کان لنا أن نترک معنی وُضع له هذا
مسافروں کے نزول کے لئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں ہوسکتا کہ اصل موضوع لہ کو چھوڑ دیں
اللفظ فی لسان العرب ونردّ بیّناتِ القرآن. وما نجد ذکر السماء فی
اور قرآن کی بینات کو رد کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں آسمان
حدیث صحیح، وما نجد نظیر النزول فی أمم أولی ☆، بل یثبت خلافه
کا لفظ بھی نہیں پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی امتوں میں بھی نہیں پاتے بلکہ
فی قصة یوحنا. فلا شک أن هذه العقیدة. أعنی عقیدة نزول المسیح
قصہ یوحنا میں اس کے خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی

☆(الفائدة) قال اللّٰه تعالیٰ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی. صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی[1]
ولٰکنا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلی کتابوں یعنی تورات اور صحف ابراہیم میں شواہد تعلیم قرآن
موجود ہیں مگر لا نجد ذکر صعود عیسٰی و ذکر نزوله فی التورة ولا مثالا یشابهه و ان التوراة
ہم تورات میں حضرت عیسیٰ کے صعود اور نزول کا کچھ نشان نہیں پاتے اور نہ اس کی کوئی مثال پاتے ہیں حالانکہ امام
لذکر الامثلة کلها ولاجل ذٰلک سماه اللّٰه اماما فی کتابٍ مبین. منه
تورات تمام مثالوں کے لئے امام ہے اِسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کا نام امام رکھا ہے۔

[1] الاعلیٰ: ۱۹، ۲۰